



## سوال

(128) نماز جنازہ سے فارغ ہو کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت ہے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز جنازہ سے فارغ ہو کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مرفوع روایت یا صحابی کے قول و فعل سے نماز جنازہ سے سلام پھیر کر میت کے لیے دعا کرنی ثابت نہیں اس لیے یہ بلاشبہ بدعت ہے۔

(محدث دہلی جلد نمبر ۹ ش نمبر ۸) (مفتی مدرسہ رحمانیہ دہلی)

## نماز جنازہ غائبانہ اور مولانا مودودی صاحب از مولانا شکر اللہ نعمانی

حضرت مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ایک مخصوص مکتب فکر کے مجدد اور ہند اور پاکستان کی مشہور شخصیت ہیں۔ جب قید و بند سے آزاد ہوتے ہیں۔ تو مسجد میں درس حدیث بھی دیتے ہیں۔ آپ نے اسی درس میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر اسی روز دی جس روز اس کا انتقال ہوا تھا، حج کے تحت فرمایا کہ

اس روایت سے پہلا مسئلہ نماز جنازہ غائبانہ کا پیدا ہوتا ہے۔ حضور نے تین مواقع پر نماز جنازہ پڑھی ہے۔ ایک نجاشی کی دوسری جعفر تیار کی تیسری ایک اور صحابی معاویہ رضی اللہ عنہ کی۔ اس بنا پر فقہاء کا ایک گروہ اُسے مسنون قرار دیتا ہے۔ احناف کے نزدیک یہ طریقہ مسنون اس لیے نہیں ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں یہ کثرت صحابہ کا مدینہ سے باہر انتقال ہوا۔ مگر حضور ﷺ نے نماز غائبانہ نہیں پڑھی۔ جن تین صحابہ کی آپ نے غائبانہ نماز پڑھی اس کی کوئی وجہ اور سبب موجود تھا۔ مثلاً نجاشی کہ وہ وہاں اکیلا مسلمان تھا۔ اور کوئی مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھنے والا موجود نہیں تھا۔ اس لیے حضور ﷺ نے اس کی غائبانہ نماز پڑھی۔ دوسرے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کہ وہ کفار کے لشکر میں گھر کر شہید ہوئے اور وہاں نماز جنازہ کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ علی لہذا القیاس اس طرح کا کوئی سبب موجود ہوتا تھا۔ جس کی بنا پر حضور ﷺ نے دو تین مرتبہ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ تاہم چونکہ حضور ﷺ کے عمل سے ثابت ہے اس لیے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز اور ممنوع نہیں تھی دہلی نمبر ۴۷، نمبر ۴۸، مئی نمبر ۶۷، اس مقام پر مولانا نے بھی اگرچہ عام علمائے احناف کی روش اختیار کی ہے۔ لیکن اتنا تو انہوں نے صراحتاً اعتراف فرمایا ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ ممنوع و ناجائز نہیں جیسا کہ علماء نے احناف کی کثرت سے فتویٰ دیتی رہے وہ علل و اسباب جن کو مولانا نے بھی ذکر فرمایا ہے تو وہ مہمل و عبث اور غیر ثابت شدہ ہیں حضرت معاویہ کا انتقال مدینہ میں ہوا تھا۔ اور آپ نے نماز جنازہ تبوک میں ادا فرمائی۔ حالانکہ مدینہ میں اصحاب الرسول ﷺ موجود تھے۔ اور ان ہی لوگوں نے تہمیر و تکفین کی تھی۔ واللہ اعلم۔



(انتخاب اہل حدیث دہلی جلد نمبر ۱، اش نمبر ۷)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 05 ص 237

محدث فتویٰ